السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض دوست جب سفر پر یا عمرہ کے لیے جاتے ہیں تو روزانہ صبح شام کسی ایک یا بعض افراد کو صبح وشام کے مسنون اذکار پڑھنے کو کہتے ہیں باقی سب لوگ سنتے رہتے ہیں (خود نہیں پڑھتے) اس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح شام کچھ خاص اذکار کے ساتھ اللہ کو یاد کرتے اور خاص دعائیں پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام نے وہ دعائیں سن کر یاد کرلیں وہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے انفرادی طور پر یہ اذکار اور دعائیں پڑھنے لگے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ کرام سے ایسا کوئی طریقہ مروی نہیں کہ وہ مل کر یہ دعائیں اور اذکار پڑھتے ہوں یا اکٹھے پڑھتے ہوں یا ایک پڑھتا ہو اور باقی خاموشی سے سنتے ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس دعا کرنے کی کیفیت میں اور تمام شرعی امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقے پر عمل کریں۔ بھلائی تمام تر ان ہی اتباع ہی میں ہے اور ہر قسم کا شر ان کی مخالفت میں ہے۔ لہٰذا ذکر دعا کے لیے جمع ہونا یا سے ایک طریقہ اور عادت بنا لینا بدعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

((إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

''نئے ایجاد ہونے والے کاموں سے بچو، ہر نیا کام بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ابن عمر نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح اور شام کے وقت ان کلمات کو ترک نہیں فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي))

''اے اللہ! میں تجھ سے دین، دنیا اور اہل اور مال میں عافیت ک سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور پریشانیوں سے امن دے اور میرے حفاظت فرما میرے اگے، پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر کی جانب سے اور تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ مجھے نیچے سے اچانک پکڑ لیا جائے۔ (یعنی زمین میں دھنس جانے سے تیری پناہ میں اتا ہوں)۔''

یہ حدیث امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ))

''اے اللہ ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیری توفیق سے شام کی اور تیرے حکم سے زندہ ہیں اور تیرے حکم سے مریں گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔''

شام کو یہی الفاظ فرماتے لیکن والیک النشور کی بجائے الیک المصیر (تیری ہی طرف واپسی ہے) فرماتے۔ یہ حدیث ابوداود، نسائی ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ